یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352.

اخبار اہلحدیث

شرح قیمت
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔۔۔
والیان ریاست سے ۔۔۔
روسا و جاگیرداروں سے ۔۔۔
عام خریداروں سے ۔۔۔
غیر ممالک سے ۔۔۔ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ۔۔۔

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط غیر واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

نمبر ۹

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۲۷ شوال المکرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء

اجتہاد اور تقلید

گزشتہ اشاعت سے آگے

گزشتہ کسی ایک پرچے میں ہم صرف امام بخاری کی مدح

پس متوجہ رہے چونکہ یہ مضمون اخبار اہل فقہ کا ایک لانبی صیغہ ہے اور ہم اصل مضمون سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اسلئے اس مضمون کو الگ عنوان سے لکھا جایا کریگا جیسا کہ امام بخاری ہوگا۔ اسلئے آج ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں اہلحدیث مورخہ ۱۶ نومبر میں ہم علم فقہ کی تعریف فقہا کے اقوال سے کر آئے ہیں جس پر اور تو کوئی اعتراض نہیں ہوا البتہ اخبار اہل فقہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء نے طنزاً اتنا کہا کہ اب کیوں اقوال الرجال سے کام لیا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں اہلحدیث کو یہ موقع مبارک ہو کہ انکی کسی تحریر کا جواب باقاعدہ نہیں دیا جاتا بلکہ معمولی ڈانٹ ڈپٹ سے ٹلایا جاتا ہے۔ اہلحدیث اقوال الرجال کو احکام شرعیہ میں سند نہیں مانتے اور یہی مذہب تمام سلف کا ہے خلاف کا ہے؟ یہ نہیں کہ کسی فن کی اصطلاحات بیان کرنے میں بھی وہ آیت یا حدیث ہی پیش کرتے ہیں کیا اہلحدیث کلام کی تعریف نحویوں کے الفاظ سے اور کلی جزئی کی تعریف منطقیوں کے اقوال سے نہیں کرینگے؟ اور اگر وہ کریں تو کوئی اہل علم انکی اس تعریف پر اعتراض کریگا۔ کہ اب تم نے اقوال الرجال سے کیسے کام لیا۔ ہرگز نہیں ہماری درست ہیں معاف رکھیں۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے

"سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست" چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے زمانہ مبارک میں اپنے اصلی معنوں میں ہے یعنی قرآن و حدیث کی سمجھ مگر بعد میں ائمہ کے زمانہ میں علم فقہ میں ایک فن کی صورت میں جب آ گیا تو اسکی تعریف کرنی بھی ضروری ہوئی چنانچہ علماء اصول نے فقہ کی تعریف جو کی وہ ہم نے اہلحدیث مورخہ ۱۶ نومبر میں نقل کر دی تھی مختصر اس تعریف کا یہ ہے کہ "احکام شرعیہ کو با دلیل جاننے کا نام فقہ ہے" حسب قاعدہ تعریف کے بعد فقہ کی تقسیم کرنی بھی ضروری ہے

فقہ تین قسم پر ہے۔ ایک تو قرآن و حدیث وغیرہ ادلہ شرعیہ سے احکام مستنبطہ۔ دوم قواعد مقررہ سے۔ سوئم محض اقوال علماء۔ ان تینوں اقسام کی تفصیل ہماری اس ساری مضمون میں ہوگی۔ انشاء اللہ جس سے اس بات کی بھی تمیز ہو جائیگی کہ اہل حدیث کس قسم فقہ کے قائل ہیں اور کس سے منکر ہیں اور کیوں

SOHORA
5 DE. 06

منکر ہیں۔

اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ فقہ قسم اول کے ارکان کیا ہیں۔ علماء اصول نے فقہ کے ارکان چار بتلائے ہیں (۱) قرآن مجید (۲) حدیث شریف۔ (۳) اجماع (۴) قیاس۔ اصول شاشی میں ہے ان اصول الفقہ اربعۃ کتاب اللہ وسنۃ رسولہ واجماع الامۃ والقیاس۔ حسامی میں ہے ان اصول الشرع ثلاثۃ۔ الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ والاصل الرابع القیاس المستنبط من ھذہ الاصول۔ نور الانوار میں ہے اعلم ان اصول الشرع ثلاثۃ الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ والاصل الرابع القیاس۔ مسلم الثبوت میں ہے و موضوعہ الادلۃ الاربعۃ۔ ایسا ہی توضیح اور تلویح۔ حسامی اور نامی وغیرہ کتب اصول میں لکھا ہے کہ فقہ کے اصول چار ہیں۔ اسلئے ہم بھی فقہاء کی طرز پر انہی چار اصولوں کا ذکر کرینگے۔

(۱) قرآن شریف کے متعلق علماء اصول نے کئی ایک قاعدے لکھے ہیں مگر بعض ان میں سے علم لغت اور بعض علم نحو اور بعض علم معانی سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم صرف ان قواعد کا ذکر کرینگے جو علم فقہ سے مخصوص تعلق رکھتے ہیں۔ علماء اصول نے الفاظ قرآنی کی ایک تقسیم یوں کی ہے۔ خاص۔ عام۔ مشترک اور ماؤل۔

خاص کی تعریف یہ ہے کل لفظ وضع لمعنی معلوم علی الانفراد (نور الانوار) یعنی خاص وہ لفظ ہے جو ایک معین منفرد معنے کے لئے بنا ہو جیسے زید۔ عمر۔ بکر وغیرہ۔ عام کی تعریف یہ ہے ما یتناول افرادا متفقۃ الحدود علی سبیل الشمول (نور الانوار) یعنی عام وہ لفظ ہے جو ایک قسم کے کئی افراد کو ایکدم شامل ہو۔ توضیح میں ہے عندنا وعند الشافعی یوجب الحکم فی الکل یعنی ہمارے اور شافعیہ کے نزدیک عام اپنے سب افراد کو شامل ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں مومنین یا کافرین کے الفاظ آتے ہیں جو سب مومنوں اور سب کافروں پر شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون یعنی اے مومنو تم سب اللہ کی طرف متوجہ رہو۔ یہ امر سب ایمان والوں کو یکساں شامل ہے۔ ایسا ہی یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین یعنی کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانو۔ اس حکم میں سب کافر و سب منافق برابر ہیں اسی لئے عام کا حکم علماء اصول نے یوں لکھا ہے انہ یوجب الحکم فیما یتناولہ قطعا (نور) یعنی عام اپنے افراد کو یقینی اور قطعی شامل ہوتا ہے۔ توضیح میں ہے عندنا وعند الشافعی یوجب الحکم فی الکل

یعنی ہمارے اور امام شافعی کے نزدیک تمام افراد میں انکا حکم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک حدیث خبر واحد بھی عام قرآنی کا مقابلہ نہیں کر سکتی (اس مسئلہ میں علماء شافعیہ کا اختلاف ہے۔ خاکسار کی تحقیق اسکے متعلق رسالہ آیات متشابہات میں ملیگی) یعنی اگر کوئی حکم قرآن شریف کا عام الفاظ میں آئے تو اسکو بہرحال عام ہی رکھا جائیگا جبتک کہ قرآن ہی کی کسی آیت سے اس کو تخصیص حاصل نہو۔

نتیجہ اس تعریف کا یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو احکام متعلقہ توحید عام الفاظ میں آتے ہیں وہ بہرحال اپنے عموم ہی پر رہنے چاہئیں مثلاً ارشاد ہے والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیامۃ یکفرون بشرککم (فاطر) یعنی جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک تنکے کا بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم پکارو تو وہ سنتے نہیں اور اگر سنیں تو قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے منکر ہو جائینگے۔"

ایک مقام پر فرمایا ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین یعنی جن لوگوں کو تم اللہ سے ورے پکارتے ہو وہ تو تمہاری طرح بندے ہیں پس تم انکو پکارو پھر دیکھیں وہ تمہاری دعا کو قبول کرتے ہیں اگر تم سچے ہو۔"

ان اور ان جیسی جتنی آیات قرآن شریف میں آئی ہیں ان سب میں عام الفاظ کے ساتھ مضمون ادا کیا گیا ہے یعنی من دون اللہ کہکر عام مفہوم کی طرف اشارہ ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ جو غیر اللہ ہیں اس سے دعا مت مانگو۔ پس حسب قاعدہ اصول فقہ کسی مخلوق سے دعا مانگنا خواہ وہ انسان ہو یا فرشتہ ولی ہو یا نبی ہرگز جائز نہیں عام کی تعریف اور اسکا حکم اس سے روکتا ہے کیونکہ عام کا حکم اور یہ ہے یوجب الحکم فیما یتناولہ قطعا یعنی علماء حنفیہ کے نزدیک عام اپنے افراد اور مسمیات پر یقینی شمول رکھتا ہے پس جو لوگ حنفی کہلا کر بھی ایسی آیات کو محض کسی مفسر کے کہنے سے بتوں اور پتھروں کے مصنوعی معبودوں کے حق میں لگاتے ہیں اور بزرگوں سے دعائیں مانگنے کو ان آیات کے برخلاف نہیں جانتے۔ وہ نہ صرف منشاء خداوندی کے خلاف کرتے ہیں بلکہ اصول فقہ کے بھی خلاف کہتے ہیں۔ بہرحال دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ اصول سے واقف نہیں یا کسی دنیاوی غرض سے اپنا پیشہ پڑا یا طاق نسیان پر دھر دیتے ہیں بقول ع

ahmadimuslim.de

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جاں دھری تھی وہیں دھری رہی
باقی یا باقی

حکیم نورالدین قادیانی

حکیم صاحب نے ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے ایک سوال کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے:-

"جناب من! ستمبر کے پرچہ اہل حدیث نے غلام قادر نام ملہم کی پیشگوئی مع انشیٹ کا دیا شائع فرمائی تھی۔ بحمد اللہ ۱۳ نومبر کو وہ باطل ہوئی جناب اسکا ابطال یا اسکی توجیہ شائع فرمادیں اور تہامیسری صاحب سے تاریخ منگوائیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے متکبر۔ ضدی۔ دنیا طلب۔ دہوکہ دہندہ۔ مفتری علی اللہ اور مکذب آیات اللہ کو دنیا کے لئے عبرۃ بنائے۔ مرنا حق ہے مگر نا کام اور نامراد مرنا اچھا نہیں۔　　نورالدین از قادیان"

جواب:- غلام قادر والی پیشگوئی کا ابطال مفصل لکھیں تو شائع کیا جائیگا۔ جہوٹے ملہموں کا اظہار کذب کرنا تو اہلحدیث کا اصلی کام ہے یہی تو وجہ ہے کہ حسب نوبت قادیانی کذاب وغیرہ ہماری تحقیق ہے اسلئے آپ برا نہ مانئے گا۔ کی قلعی اکثر کھولی جایا کرتی ہے البتہ تہامیسری نامہ نگار اور ملہم سے ہم التماس کریں گے کہ وہ تاریخ بتلادیں بشرطیکہ آپ بھی اپنے نبی اور رسول حضرت مرزا صاحب سے درخواست کریں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان والی پیشگوئی مشتہرہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کی تاریخ اور تحدید کردیں۔ کم از کم اتنا تو کردیں جتنا ڈاکٹر موصوف نے کہا ہے کہ مصرف کذاب کی ہلاکت کیلئے تین سال تبلادیں بلکہ آئندہ کو بھی ایسی پیشگوئیوں کی تاریخ بتلادیا کریں۔ یہ سوال مدت سے پبلک کی زبان پر جاری تھا۔ کیا عجب آپ کے ذریعہ سے حل ہو جائے۔ پس ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں اور نامہ نگار تہامیسری ملہم سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ جناب بانی ہی توجہ کریں۔ اگر انہیں تاریخ معلوم ہو سکی تو اطلاع دیں پھر جب حکیم صاحب کا جواب متضمن تاریخ آجائیگا۔ اسوقت ہم دونوں کو شائع کریں گے۔ انشاء اللہ (اڈیٹر)

مسلمان آریہ کیوں ہوتے ہیں

ہمارے دوست آریہ سماجی کسی مسلمان کو آریہ بنا کر جامہ سے باہر ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اتنا کہنے کو کہ جس طرح اسلام میں داخلہ کا دستور ہے ویدک دہرم میں ہو گیا ہے جس سے آئندہ کے لئے امید بندہتی ہے مگر انہیں کیا معلوم ہے

کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں

ناظرین اہلحدیث کئی ایک دفعہ ایسے نو آریوں کی سرگذشت سن چکے ہیں کہ کس طرح وہ نئے سر سے داخل اسلام ہوئے۔ آج اس قسم کی خوشخبری ہم اور سناتے ہیں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ کچھ دن پہلے جس طرح بہوک کے مارے لوگ عیسائی ہوتے تھے۔ اسی طرح آریہ سماج میں بھی بہوک کے مارے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر تابکے۔ آج جس مہاشہ کا خط ہم نقل کرتے ہیں انکا اصلی نام سید علی تھا مگر آریہ نام ستپال ہوا تھا۔ آپ اہلحدیث کو خریدار ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ پس از سلام مسنون آنکہ اس مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو میں اپنی ملازمت محکمہ بارکماسٹری سے جو بمشاہرہ مبلغ ۔۔ روپیہ ماہوار کے تھی محض خداوند کریم کے بھروسہ پر چھوڑ دی۔ چونکہ مجکو اسمیں ہر وقت دلی عقیدہ کے خلاف کرنا پڑتا تھا۔ اور اب میں بہاولپور بارادہ قصد حج بیت اللہ جاتا ہوں۔　　راقم ستپال از پشاور

ناظرین یہ سنکر خوش ہونگے کہ میاں سید علی خدا کے فضل سے کامیاب ہوگئے اور نواب صاحب بہاولپور کے قافلہ کے ساتھ حج بیت اللہ کو چلے گئے۔ خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔

شکریہ فنڈ

کے لئے مولوی عبدالحلیم صاحب وکیل ہنگولی نے مبلغ چھ روپے مرحمت فرمائے ہیں جو بیاد گار جناب مولوی حافظ عبدالصمد صاحب ساکن ہنگولی کے مفصلہ ذیل تین سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا جنکے نام بھی وکیل صاحب نے خود ہی تحریر فرما دئیے ہیں۔

(۱) امام الدین خان شیخانوالی جودہپور (۲) عبدالصمد خان میرٹھ لسانڈی دروازہ۔ مکان احمد حسن صاحب (۳) شاہ محمد نورالدین لنگسگور دکن بر مکان جناب بابو صاحب میران۔

وکیل صاحب موصوف نے اپنی معمولی عالی ہمتی سے ان تینوں کی قیمت بہیجدی ہے۔ دفتر سے اخبار بھی تینوں کے نام جاری کئے گئے۔

اگرچہ رسید نقدی پر دفتر ہذا کیطرف سے یہ ضروری شرط لکھی ہوتی ہے کہ فریقین کے انتقال پر حقوق معاف تاہم مولوی صاحب جیسے مخلص دوست

ahmadimuslim.de

کی یادگار میں ایک درخواست انکی فرستادہ آیا تھا جسے بہ تصحیح مشفقہ تک
منظور کیگئی ہے جو میاں ... الدین نائب مدرس مدرسہ ... سیالاں ضلع
سیالکوٹ کے نام اخبار جاری ہوا ہے۔ مولانا محمد مرحوم ایک پرانے تجربہ کار
سیاح تھے۔ روم۔ شام۔ مصر۔ عرب۔ عراق۔ فرانس۔ جرمنی کی سیاحت
کر چکے تھے۔ ایک سو دو سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ۔

پس ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا خیر میں یہ الفاظ
پڑھیں اللھم اغفر له وارحمه وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من
اهله۔ باقی مضمونوں کی بابت بھی صاحب بہت توجہ فرمادیں۔
تمام کے متعلق نہیں ہو سکتا تو غرض ہے کہ بیشک میں حسب حیثیت جو کچھ جمع کرائیں گے
شکریہ سے جمع کیا جائیگا۔

آریوں کے جلسہ میں نیوگ کا عملی ثبوت

یکم۔ دوم۔ سوم دسمبر کو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کا امرتسر کے
آریوں سے جو مباحثہ ہوا اسکا کسی قدر ذکر تو ابھی پرچہ میں ناظرین کو میرے مکرم
جناب حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن تصدیق الاسلام کے مضمون میں آگے
ملیگا۔ مگر ایک عجیب واقعہ جو اثناء مباحثہ میں امرتسر کی آریوں کو پیش آیا
وہ یہ تھا کہ لالہ ... صاحب ... پریذیڈنٹ آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر جو آریوں
کیطرف سے مباحث تھے تقریر کرتے جنکو ماسٹر آتما رام مضمون سمجھاتے
اور پنڈت جگن ناتھ سنسکرت الفاظ کا ترجمہ کاغذ پر لکھ کر دیتے مگر جب
آریہ سپیکر سے وہ بھی پڑھا نہ جاتا تو پنڈت صاحب انکو ترجمہ ساتھ ساتھ
پڑھاتے جاتے اور لالہ صاحب ان سے لفظ لفظ پڑھکر بلند آواز سے عام
لوگوں میں سناتے جاتے۔ گویا جو کچھ لالہ صاحب بولتے۔ وہ در اصل خود نہیں
بولتے تھے بلکہ ماسٹر آتما رام اور پنڈت جگن ناتھ بول رہے تھے۔ صرف آواز
جو عام لوگوں تک پہونچائی جاتی تھی۔ وہ لالہ صاحب کی زبان سے
فونوگراف کیطرح نکل رہی تھی جسکے متکلم اور ہی باہمت تھے۔ یہ موقع آریوں
کے لئے نہایت ہی ذلت اور رسوائی کا تھا۔ جسکا اندازہ حاضرین جلسہ نے
خوب کر لیا۔ اور سب نے سمجھ لیا کہ اس مباحثہ میں دو چار آریہ سماجیوں
نے اپنے ایک کمزور بھائی کو اپنی طرف سے پوری مدد دیکر مجمع عام میں
نیوگ کا عملی ثبوت دے دیا۔

خدا کی شان دو ڈیڑھ ماہ سے امرتسر میں آریوں نے جیسا شور مچا
رکھا تھا ویسی ہی کافی طور پر انکی خاطر ہو گئی۔ سچ ہے ؎

بجا ہے بحر کو دیکھو وہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بُری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

(نائب ایڈیٹر)

ڈاکٹر اشرف خانصاحب اور پادری لاذرشاہ کا مباحثہ

ہمارے ناظرین ڈاکٹر اشرف خانصاحب علیگڈھی سے واقف ہونگے
اب مذہبی مذاق کے ایک نوجوان مسلمان ہیں۔ کسی نہ کسی مخالف
اسلام سے آپکا مقابلہ ضرور رہتا ہے ذیل کی تحریر بغرض اندراج آئی ہے
ناظرین بغور پڑھیں اور حظ اٹھائیں (اڈیٹر)

نقل خط پادری صاحب ۱۔ جناب ڈاکٹر صاحب مہربانی سے آپ
مجھکو خدا کی وحدانیت قرآن شریف سے سمجھا دیجئیگا۔ ونیز عقل سے۔

پادری لاذرشاہ بقلم خود

جواب منجانب ڈاکٹر صاحب ۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
الحمد للہ ہر آنچہ خاطر میخواست ۔ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید۔
مصدر عنایات جناب پادری صاحب دام نوازشکم۔ مزاج شریف۔ میری عین تمنا
تھی کہ آپ بجانب تحقیق متوجہ ہوں سو اللہ کا شکر ہے کہ آج آپکو بجانب تحقیق توجہ
دلائی اب دعا کرتا ہوں کہ آپکو توفیق عمل کی عطا فرماوے۔ سنئے فرمایا اللہ تعالی نے
سورہ اخلاص میں کہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا
اور نہیں ہے اسکا جوڑا کوئی۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا تعالی باعتبار ذات
اپنی واحد ہے انکی ذات اور اس ذات کے جمیع صفات میں کسی دوسرے کی شمولیت
نہیں یہ بات عقلاً ثابت ہے کہ جہاں شراکت ہوگی تو ضرور ہے کہ ہر ایک شریک
اپنے دوسرے شریک کا محتاج ہو۔ بلا احتیاج شراکت بیکار ہے پس آیت مرقومہ
بالا میں ہے کہ اللہ الصمد اللہ بے احتیاج ہے جب وہ خود اپنی ذات
میں ساری کام کی جنکو وہ کرنا چاہتا ہے قدرت رکھتا ہے تو عقل سلیم فتویٰ دیتی
ہے کہ اسکو شراکت کی ضرورت نہیں اور شراکت کے واسطے لازم ہے کہ کم سے کم
دو اور زیادہ سے زیادہ جسقدر ہوں لیکن ذات واحد پر لفظ شراکت صریح لا نہیں سکتا
نیز تمام عقل کے دعویداروں کا اس امر پر قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو اپنی ذات
سے مستقل ہو ... مضمون فی الحال لکھدیا ہے البتہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی تسلی کیواسطے ... بھی جو آپکی سمجھ آسکتا ہے باری تعالی کی وحدانیت نہایت خوبی اور رجحانیت سے ثابت کر سکتا ہوں۔
آپکا خیر طلب۔ ڈاکٹر اشرف خان
(باقی آئندہ)

وحدت وجود

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ میں نے آپ کے پرچہ مورخہ ۶ رمضان میں چند سوالات جواب طلب مسئلہ توحید کے متعلق دیکھے۔ جواب عرض کرتا ہوں آپ کا جی چاہے تو اپنے پرچہ میں اسے جگہ دیجئے۔ حضرت وجود کا مسئلہ الٰہیات کے باریک ترین مسائل میں ہے۔ اس کی بحث نہ نقل مجلس ہو سکتی ہے نہ ذریعہ اخبار پبلک کے سامنے پیش ہو سکتی ہے حضرت امام غزالی قدس سرہ نے کیمیائے سعادت میں لکھا ہے "اما شیخ توحید و رازست و علم آں نہایت ہمہ علمہا است"۔ اس مسئلہ کے متعلق بارہا استفتا ہوا ہے حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے جواب میں فرمایا ہے "وحدت وجود حق است و مطابق واقع است" اور صدی دوازدہم میں بھی استفتا ہوا تھا۔ اس کے جواب میں اس کی صحت بیان کی گئی ہے۔ جس میں حضرت شاہ ولی اللہ۔ شاہ عبد العزیز۔ مولانا اسمعیل غفر اللہ لہم کے اقوال بحوالہ کتاب نقل کئے گئے ہیں۔ وہ استفتا میرے پاس موجود ہے اور وہ ناقابل اشاعت نہیں۔ اگر آپ اس کو طبع و شائع کرنا پسند کریں تو میں بھیج سکتا ہوں (ضرور بھیجئے۔ اڈیٹر) اگر کوئی صاحب اس مسئلہ کی تحقیق فی الواقع چاہتے ہیں اور ان کو مجادلہ یا مکابرہ مقصود نہیں اور بحث دہری کو معیوب جانتے ہیں تو اس کے دو چارہ کار ہیں ایک یہ کہ وہ کتب مفصلہ ذیل ملاحظہ فرمائیں (۱) آلۃ التوحید لعلی بہائی جس کے حوالہ جات شاہ عبد العزیز اور شاہ ولی اللہ قدس سرہ جا بجا اپنی تصنیفات میں دیتے ہیں (۲) تنزلات ستہ مولانا عبد العلی بحر العلوم رحمہ (۳) حواشی بحر العلوم پر حواشی میر زاہد امور عامہ (۴) اصل الاصول فی تطبیق الکشف بالمعقول والمنقول للعلامۃ تفرشی رحمہ (۵) مکتوبات مدنی مولانا شاہ ولی اللہ رحمہ (۶) جواہر الحقائق۔ مولانا شاہ عبد اللطیف ویلوری رحمہ (۷) روض المجود فی اثبات وحدۃ الوجود۔ مولانا فضل حق خیر آبادی رحمہ۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ بمشافہ اسے طے فرماویں۔ میں بحول اللہ وقوتہ ہر وقت آمادہ ہوں عقلی و نقلی دلائل سے توحید وجودی کا ثبوت دونگا۔ اور جملہ عقلی و نقلی شبہات کا جواب عرض کرونگا۔ لیکن اس میں چند شرائط ہیں اول وہی کہ درحقیقت وہ صاحب طالب حق ہوں۔ اور بحث و بہرم نہ ہوں اور مقولہ سلف انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال پیش نظر رکھیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ان کی نظر مباحث امور عامہ خصوصاً حواشی مولانا بحر العلوم بر حاشیہ میر زاہد امور عامہ پر پہلے سے ہو۔ تیسری یہ کہ یہاں قدم رنجہ فرماویں یہاں وہ میرے عزیز مہمان ہونگے۔ اگر مسائل وجود حواشی مذکورہ کا ان کو استحضار ہوگا تو دس پندرہ روز کا قیام کافی ہوگا۔ ورنہ دو تین مہینہ یہاں قیام کرنا ہوگا۔

بقولئے بالا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند مسائل لکھتا ہوں جن پر غور کرنے سے یہ مسئلہ دقیق اجمالاً ذہن نشین ہو سکیگا۔ اور ان سوالات کے جوابات ان سے مستنبط ہو سکینگے۔

(۱) حضرت وجود نہ کلی منطقی ہے نہ جزئی منطقی بلکہ بلا تشبیہ ولہ المثل الاعلیٰ بطور کلی طبعی کے ہے (۲) ذات رب اور ذات عبد میں ازلاً ابداً تباین کلی ہے نہ کبھی عبد رب ہو سکتا۔ نہ عبد کبھی رب ہو سکتا ہے ؎

نہ ممکن از حد خود بگذشت ٭ نہ واجب شد و نے واجب ممکن گشت

قال الشیخ الاکبر ہو عین الاشیاء فی الظہور لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء الاشیاء وقال بعض الکبراء العبد عبد وان ترقی والرب رب وان تنزل۔

پس ذات عبد اور ذات رب میں بلحاظ حقیقت تباین کلی ہے اور باعتبار ظہور دونو میں ظاہر و مظہر کی نسبت ہے (دیکھو مکتوبات مدنی مولانا شاہ ولی اللہ) یہ نسبت فی الجملہ اطلاق و تقیید سے مشابہ ہے۔ ظہور واحد کا کثیر میں عند العقل الناقص محال ہے لیکن عقل منور بنور مشکوٰۃ نبوت میں جائز ہے۔ قال مولانا بحر العلوم فی التنزلات الستۃ صفحہ ۹ اما عقل کامل کہ منور بنور الٰہی است و تابع رسل کرام است ظہور واحد را در کثیر محال نمیداند بلکہ او مشاہد ایں ظہور میکند متکلماں ایں ظہور را مخالف شریعت میگویند جوابش آنست کہ شریعت آں نیست کہ متکلماں از راے خود استخراج کردہ اند بلکہ شریعت آنست کہ اللہ تعالیٰ خبر دادہ است بہ لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم وایں وحدت وجود و ظہور واحد در کثیر مخالف کتاب و سنت نیست سید الطائفہ جنید بغدادی فرمودہ اند علمنا ہذا مقید بالکتاب والسنۃ بعد ازیں کلام پاک سے چند آیات بحر العلوم رحمہ نے نقل فرمائی ہیں جن سے ظہور واحد کا کثیر میں بخوبی ثابت ہوتا ہے۔

(۳) مقید اور متعین کے احکام ہمیشہ مقید ہی تک محدود رہتے ہیں مطلق تک متجاوز نہیں ہوتے۔ غور کرو انسان اشرف المخلوقات اور افضل کائنات ہے لیکن زید کے کوڑہی یا مجذوم ہونے سے یا ابوجہل کے مردود ہونے سے انسان کی شرف و فضیلت میں بٹہ نہیں لگتا۔ یا آفتاب ہر طاہر و نجس پر

ahmadimuslim.de

برابر پر تو فگن ہوتا ہے۔ جس کو منور کرنے سے نور آفتاب نجس نہیں ہو سکتا

(۳) دین الٰہی کی چار کلاس ہیں۔ یعنی علم و عمل کے چار درجات و طبقات ہیں۔ ابتدائی کلاس شریعت حقہ ہے اس کی مشق ہو کر جب وہ گذر ہو جائے تو طریقت ہے اور جب وہ پختہ ہو جائے تو حقیقت و معرفت ہے۔ غرضکہ شریعت حقہ ہے جو کمال کے مراتب بتدریج طے کر کے طریقت و حقیقت و معرفت ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال غنچہ و گل ہے جو باعتبار مراتب الگ الگ ہے اور بلحاظ حقیقت ایک ہے الغرض شروع اس کا ظاہر اور ابتدائی حالات شریعت ہے اور اسی کا باطن اور انتہائی حالت متفاوت مراتب تکمیل طریقت و حقیقت و معرفت کیونکہ ما رجعت النهاية فی البداية پس ان مراتب میں کوئی مرتبہ خلاف شریعت حقہ نہیں۔

وہ قرآن مجید اور احادیث شریف میں چاروں کلاسوں کی تعلیم موجود ہے

(۴) انا الحق کہ معنی سوانح شریف کی عبارت ذیل سے واضح ہو سکتے ہیں جو مفہوم سائل صاحب سمجھے ہیں وہ مراد نہیں ہے بلکہ ... خود را از نظر خود پوشی ... وبردانی اقبال کنی و بحقیقی اشتغال نمائی کہ ... موجودات ... مراتب ... کمال ... نسبت چندان ... توا ز نظر تو ... اگر خود را ... تعبیر کردہ باشی تا مقید مطلق شود و انا الحق ہو الحق گردد۔

(۵) کلی طبعی یا نوع کی تعریف پر بخوبی غور کیا جائے تو یا وجود واحد کثیر میں ظاہر ہو سکتا ہے اور کثرت کے احکام سے مبرا رہتا ہے۔ کلی طبعی ہر فرد کا عین بھی ہے اور غیر بھی ہے۔ چونکہ عین ہے کہ زید انسان صادق آتا ہے اور چونکہ غیر بھی ہے۔ لہٰذا زید انسان۔ عمرو انسان صادق ہونے کے ساتھ ہے۔ زید لیس بعمرو عمرو لیس بزید صادق ہے۔ اگر انسان من کل وجہ زید کا اور عمرو کا عین ہوتا تو زید عمرو اور عمرو زید صادق ہوتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان دو جہتیں ہے ایک جہت سے زید کا عین ہے اور دوسری جہت سے زید کا غیر۔ پس جو جو احکام زید کے من جہت زید ہونگے مثلاً زید کا گورا ہونا۔ یا جو احکام عمرو کے من حیث تعین عمری ہونگے انسان ان احکام سے مبرا ہوگا۔ دیکھو آن واحد میں زید بشدت مغموم و حزین ہوتا ہے اور اسی آن میں عمرو بہایت بشاش اور مسرور ہوتا ہے۔ غم و مسرت

آن واحد میں جمع نہیں ہو سکتے پس یہ دونو حالات اپنے اپنے محل تک محدود و مقصود ہونگے۔ اور انسان من حیث الاطلاق ان سے پاک۔

جس آن میں مجسٹریٹ مستوجب القصاص خالد کو پھانسی پر چڑھاتا ہے مجسٹریٹ اور مستوجب القصاص کے حالات میں اسی آن میں کتنا فرق ہوتا ہے حالانکہ انسان دونوں کا عین ہے مگر چونکہ ایک دوسری جہت سے غیر بھی ہے لہٰذا بحیثیت غیریت ہر حالت اپنے صاحب حالت تک ہی محدود رہتی ہے مطلق انسان ان حالات سے مبرا اور منزہ رہتا ہے۔

پس جو دوزخی ہے وہی دوزخی ہے مطلق حضرت وجود اس سے مبرا ہے۔

قال مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ فی روض المجود صفحہ ۲ فمن ظن ان الموج مباین محض لحقیقة الماء التی ھی البحر فقد اخطا ومن ظن ان البحر ھو الموج والموج ھو البحر بلا فرق فقد اخطا فان الامواج متعددة بالحدوث و المعدمة والبحر علی ما کان فی قدمہ۔

اگر ان مسائل پر صاحب عقل سلیم غور کریگا تو نہ کوئی مسئلہ توحید پر خدشہ ہے نہ شبہ ہے سعید الحق بشاشت عرض کرنے پر آمادہ ہوں لیکن بذریعہ تحریر ان مسائل ناواقف کو سمجھا سکتا ہے نہ میں سمجھا سکتا ہوں ھذا آخر ما اردنا تحریرہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ فقط۔ تو بھی ان ... معتقد ہے کیونکہ

(الراقم الآثم محمد سعید علی کان اللہ لہ جائنٹ مجسٹریٹ ضلع پر بھنی)

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت سید محمد سلطان صاحب سکرٹری انجمن

بہبود مسلمانان دہلی لکھتے ہیں:۔

"۳۰ نومبر کے اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "اہلحدیث کانفرنس" کی تحریک دیکھ کر حد سے زیادہ مسرت ہوئی شاید ہی اپنی عمر میں کبھی ایسی خوشی کا موقع ہوا ہوگا۔ خدا کرے اس میں پوری کامیابی ہو۔ نیاز مند اس کی تکمیل میں حتی الامکان ہر طرح سے کوشش کرنے کو تیار ہے اور آپ کے اخبار کا مضمون بعض دہلی کے اہلحدیث کو سنا کر اسطرف متوجہ کیا ہے اور آئندہ بھی اس کی نسبت بشرط زندگی مفید خط و کتابت کروں گا"

جناب مولوی محمد صاحب از دبگا ضلع بلی بہیت تحریر فرماتے ہیں

ahmadimuslim.de

"آپ کے اخبار اہلحدیث کے پرچوں میں نہایت زوردار اور مفید کانفرنس اہلحدیث کا مضمون دیکھنے میں آیا اللہ کرے یہ نیک تجویز اختتام کو پہنچے اور موافق دل کی خواہش کے نتائج عمدہ پیدا ہوں میں بھی کمال مسرت کے ساتھ اس کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور اللہ رب العالمین سے امید قوی رکھتا ہوں کہ یہ کارروائی عمدگی کے ساتھ ترقی کو پہونچیگی اور مدد گار عامل بالحدیث بالاتفاق اس کام میں متفق الرائے ہو جاویں اور اس کی وجہ سے جماعت اہلحدیث کے لئے بہت سی برکتوں کی صورت نظر آئیگی۔ ضرور اس کا اول جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ سے بڑھکر اور کوئی موقع عمدہ نہیں اور انشاء اللہ بشرط صحت خادم بھی آرہ کے جلسہ میں حاضر ہوگا"!!

جناب مولوی عبدالعزیز صاحب خلف الصدق حضرت مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کئی پرچوں میں مضمون بعنوان کانفرنس اہلحدیث شائع ہو رہا ہے، اور آپ اس کے متعلق آراء اہلحدیث کا اظہار چاہتے ہیں۔ چنانچہ کئی اصحاب اپنی اپنی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ سو یہ عاجز بسبب علالت طبع اظہار رائے سے قاصر رہا اب چونکہ بفضلہ تعالیٰ صحت شفاخانہ غیبی سے عطا ہوگئی ہے اسلئے میں بھی اس کانفرنس کے انعقاد پر خوشی ظاہر کرتا ہوں۔ مرا ایک غم اپنے اپنے طریقہ کی اشاعت میں دن رات ساعی ہیں مثلاً مرزائی جماعت کو دیکھو کہ باوجود ناحق اور باطل پر ہونیکے کسقدر روپیہ صرف کر کے کوشش کر رہے ہیں افسوس جماعت اہلحدیث پر کہ ذرا بھی خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے طریقہ حقہ کی اشاعت میں ساعی نہیں کرتے"۔

جناب قاضی عبدالرحیم صاحب از کرنول (علاقہ مدراس) تحریر فرماتے ہیں:۔

"ماشاءاللہ اہلحدیث کانفرنس کے متعلق علماء اہلحدیث کی رائے بہت اچھی ہے خاکسار و مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ شمسیہ و حافظ محمد عبدالقادر صاحب امام مسجد اہلحدیث کرنول بھی اتفاق کرتے ہیں کہ کانفرنس ضرور ہو۔

مولوی محمد ابوالقاسم خلف الصدق جناب مولوی محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی لکھتے ہیں:۔

"اہلحدیث کانفرنس کی بابت جو رائے قرار پائی ہے اس کے ساتھ میں بھی اتفاق کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا اچھا اثر بخشے۔ نہایت خوشی کی بات یہ ہے کہ جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ بھی عنقریب ہے۔ اس اہلحدیث کانفرنس کا انعقاد اسی جلسہ میں ضرور بالضرور ہونا چاہئے ورنہ اس سے اچھا موقع پھر نہیں ملیگا۔ نیز آپ نے جو قواعد مقرر فرمائے ہیں وہ مناسب ہیں اور مجھے منظور ہیں۔ والسلام"

آج کی تاریخ سے بعد جس صاحب نے اہلحدیث کانفرنس کی بابت کچھ لکھنا ہو یا کوئی مفید تجویز بتلانی ہو وہ بخدمت جناب مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب مدرسہ احمدیہ آرہ بھیجدیں۔ خاکسار ۲۰ دسمبر کو بغرض شرکت جلسہ روانہ ہوگا انشاءاللہ اور ایسٹ انڈیا ریلوے ڈاک پر الہ آباد لائن پر جاؤنگا۔ بنارسی دوستوں سے ۲۱ دسمبر کو ۲ بجے سفر لئے پر ملاقات ہوگی۔

۲۲ لغایت ۲۴ دسمبر کو مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ ہے کسی پرچہ میں ۲۵ دسمبر جو لکھا گیا تھا وہ غلط ہے۔ امید ہے مہتمم صاحب جلسہ کو بارونق کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ رونق افروزی کے لئے یہ ضروری ہے کہ کل پروگرام کارروائی ہونی ہوا یک روز پہلے مطبوعہ یا قلمی جلسہ گاہ کے دروازہ پر آویزاں کیجائے پھر اس کا التزام بھی حسب طاقت بشریہ رہنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ بمجبوری رد و بدل کے خوف سے ایسا کرنا ہی چھوڑ دیا جائے۔ بمجبوری رد و بدل بڑے بڑے جلسوں میں ہوا کرتا ہے۔

آریوں کے مباحثہ کی مختصر کیفیت

ناظرین آگاہ ہونگے کہ جب سے آریوں کا فرقہ پیدا ہوا ہے انکا شیوہ یہی رہا ہے کہ دوسری مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کو برا بھلا کہنا اور دیگر مذاہب پر حملہ آور ہونا۔ پہلو تو انکی توجہ ہندوؤں پر رہی پھر سکھوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا سکھوں کے پیشوا گرو نانک جیسے صوفی صافی کو بھی پنڈت دیانند نے برائی سے یاد کیا (دیکھو ستیارتھ اردو صفحہ ۳۷۵) ان سے جب انکا رخ اسلام کی طرف پھرا تو انہوں نے جان کر کے مارنے مرنے پر کمر کسی۔ ماسبق کوئی خواہ جیسے اور مذاہب والے پچھلے سلوک ہو اسی طرح اہل اسلام بھی منتظم رہینگے۔ مگر مسلمانوں سے کب یہ بے غیرتی گوارا ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے پیارے نبی اور جان سے عزیز دین اسلام کو برا سن سکیں چنانچہ ہندوستان میں بہت سی جگہ بڑے بڑے مباحثات ہوئے ہیں۔ خدا کے فضل سے آریوں پر مسلمانوں کو کامل فتح حاصل ہوئیں۔ علی ہذا القیاس امرتسر میں

بیعت

سالانہ اہل دول
لڈا کہ ۔ اس رسالہ
میں کتاب کے عنوان
بگے۔ علوم دین
وف ۳۰ صفحہ
نحو فضائل اسلام
نحو علوم اسلام ۸۸ صفحہ
و دیگر رسالات ۵ صفحہ
ہیں کہ یہ رسالہ اہل
پیدا ہوگا۔ کیا کوئی
اخوبی کا اور کوئی رسالہ
ہو سکتا ہے؟ ہرگز
ہو سکتی ہے کہ سلف
نت کچھ زیادہ ہی نہیں
نہیں کہ وہ کون تماشا
غیرت کو مصداق بنکر
بھی ہیں سبقت کرنیکا
ہے اور کون وہ مبارک
انہوں کو اس رسالہ
ش کرتے ہیں (دوشنبہ)
ور قیمت دیکر نہیں
یا جاویگا۔ بالفعل
وہ وقف کرتے ہیں باقی
وہ مطلوب ہوئی ملتا
نہ قیمت لیجاویگی۔
ہونچاویگی ان کو صدر
نہ دیجائیگی۔
ف شمس تبریز
آباد۔

ahmadimuslim.de

بس جب کبھی انہوں نے شور اٹھایا تو ہمارا سب اطمینان سے اُنکی غلط ہوگئی۔ چنانچہ ۲۸۔ اکتوبر کو آریوں نے اشتہار نکالا جس میں مسلمانوں کو مباحثہ کیلئے چیلنج دیا۔ کہ بہشت و دوزخ پر ہم سے بحث کریں۔ اس کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے قبولیت کا اشتہار دیا گیا کہ ہم کسی روز بھی بحث کرنے کو تیار ہیں۔ اسکے جواب میں آریوں نے چالاکی سے جھٹ ایک اشتہار دیا جس میں تاریخ وار نقشہ بناکر شائع کر دیا۔ کہ یکم۔ دوم دسمبر کو بہشت و دوزخ پر مباحثہ ہوگا۔ اور ۳ دسمبر کو دنیا وار جنتا پر ہوگا۔ مسلمانوں کی [illegible] دوزخ پر [illegible] پر بحث کرنا ہمیں منظور ہے مگر ایکروز وید اور قرآن کا مقابلہ بھی ہونا چاہیئے جس میں وید اور قرآن کے صرف مضامین سنائے جائیں اور کوئی کسی پر حملہ یا اعتراض نہ کرے۔ چونکہ آریہ جانتے تھے کہ ویدوں کو قرآن کے مقابلہ میں کامیابی نہ ہوگی اسلئے انہوں نے اس مقابلہ کو منظور نہ کیا چونکہ مسلمان اپنے دین کو ہر طرح سے محفوظ جانتے ہیں اسلئے ہم انکے جلسوں میں [illegible] پہنچے۔ پہلا روز مولوی ابو تراب محمد عبدالحق صاحب نے بہشت دوزخ پر بحث کی۔ دوسرے روز مولوی احمد الدین صاحب نے دو گھنٹے اور منشی غلام احمد صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی فاضل نے ڈیڑھ گھنٹہ۔ بحث کیا تھی لسان و تکذیب کی تعلق رکھتی تھی۔ آریہ مناظر بولتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ان کو دل ہی ان کو ملامت کر رہی ہے۔ تیسرے روز مسلمان مناظروں کے اتفاق سے حضرت مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب ہی مقابل ہوئے جس سے آریوں کے اس بیان کی بھی تکذیب کافی ہوگئی کہ مولوی ثناء اللہ سے ہم مباحثہ نہیں کرتے کیونکہ مسلمان اس کو نہیں جانتے تو کیا ابھی آریہ مولوی صاحب موصوف کو اکیلا چھوڑینگے؟ مباحثہ کا وقت تین گھنٹہ تھا۔ مگر افسوس کہ آریوں کی طرف سے ماسٹر آتمارام نے جب دیکھا کہ شیر پنجاب کو مقابلہ کی سکت اب آریہ مناظروں میں بالکل نہیں رہی تو ایک معمولی سی بات پر بگڑ گئے اور تو تو میں میں تک نوبت پہنچی وہ بات یہ تھی کہ مولوی صاحب موصوف نے بطور مثال یہ کہا کہ آریوں کی حالت پر لالہ لاجپت رائے کی والدہ [illegible] کو یہ صدمہ نہیں کرتے۔ اس فقرہ کو ابھی مولوی صاحب نے پورا بھی نہ کیا تھا کہ ماسٹر آتمارام جی آپ سے باہر ہو گئے کہ لاجپت رائے ہمارے لیڈر ہیں اُنکی ہتک کیگئی ہے ہم نہیں بیٹھینگے ہم مباحثہ بند کرتے ہیں۔ لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیا ہتک ہے اور کیا توہین ہے۔ مگر تاڑنیوالے تاڑ گئے کہ نہ ہتک ہے نہ توہین ہے۔ بلکہ شیر پنجاب کی بلا کو ٹلانے کا ایک بہانہ ہے ورنہ اسمیں ہتک ہی کیا ہے یہ تو بلکہ عزت ہے۔ کیونکہ مسلمان قوم۔ قوم کی بد اطواریوں پر چیخا ہی کرتے ہیں۔ خدا کی شان آج تو لالہ لاجپت رائے کو لیڈر بنایا گیا لیکن چند ہی روز کا ذکر ہے کہ انہی گھاس پارٹی کے آریوں کے لیڈر لالہ منشی رام جالندھری نے کہا تھا کہ لالہ لاجپت رائے ایسے ویسے آدمی ہیں تو اس وقت لالہ لاجپت رائے کی ہتک نہ ہوئی تھی۔ غرض مسلمانوں کو مباحثہ میں جان بچانے کو یہ بہانہ بنایا گیا تاکہ اس مباحثہ کے علاوہ وید اور قرآن کے مقابلہ سے بھی نجات ملے۔ چونکہ یہ پارٹی بڑے جوش میں آگئی تھی اسلئے مسلمانوں نے بھی مباحثہ بند کر دیا۔ اور نصف گھنٹہ پہلے ہی چلے آئے۔ یہ کیفیت تو بالا بالا تھی اصل لطف تو جلسہ کا [illegible] تھا۔ اس کے علاوہ آریوں نے کئی ایک باتیں ایسی کیں جو خود ان کی تحریر [illegible] ہیں مثلاً ۲۰ نومبر کے اشتہار میں انہوں نے لکھا کہ ۲۰ تاریخ تک جن کی درخواستیں آئینگی ان کو وقت دیا جائیگا حالانکہ وقت پر ایسے لوگوں کو بھی موقع دیا اور مناظرہ کے لئے بلاتے رہے جن کی کوئی درخواست نہ تھی ہم نے اشتہار میں لکھا تھا کہ پریذیڈنٹ دو ہونگے جو مناظروں سے الگ بیٹھینگے۔ اس تجویز کو آریوں نے اشتہار طولانی میں مان لیا مگر جب کہا گیا کہ دونو پریذیڈنٹ الگ بیٹھینگے تو انکار کر گئے کہ ہم ایسا نہیں کرینگے۔ اسی طرح کئی ایک ضمنی وعدہ خلافیاں ان سے ہوتی رہیں۔ چونکہ آریوں نے اب کی دفعہ حد سے زیادہ بے اعتدالیاں کی ہیں جس سے ان کی غرض شاید یہ ہو کہ آئندہ کو مسلمان ان کے مناظرہ میں نہ آویں اور وہ من مانی کارروائی کریں۔ مگر یہ خیال ان کو دل سے نکال دینا چاہیئے۔ مسلمان کبھی تم سے پیچھے نہیں ہٹنے کے۔ لیکن ہاں باقاعدہ اور باامن مباحثہ کرینگے۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ پریذیڈنٹ کوئی تیسری قوم کا ہوگا جو مثل جج کے دونوں مناظروں سے الگ بیٹھیگا اور دونوں مناظر ایک میز پر بیٹھا کرینگے۔ پس اس شرط کو ہمیشہ کیلئے امرتسر کے آریہ یاد رکھیں یہ شرط بہت ضروری ہوگی۔

الحمد للہ مسلمانان امرتسر باوجود باہمی اختلافات کے بحکم [illegible] اعداء دین کے مقابلہ میں اس موقع پر ایک دل ہوکر کام کرتے رہے خدا ہم کو ہمیشہ کیلئے اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر)

سوال

بخدمت شریف جناب مولانا مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپنے سوانح عمری حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کا اشتہار دیا تھا جسکو دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں اسلئے گذارش ہے کہ اس کو چھپنے میں کیا دیر ہے بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرمائیں۔ راقم [illegible] محمد الدین

فتاویٰ

بقیہ ج نمبر ۲۹ - دگذشتہ پرچہ میں فتویٰ نمبر ۲۹ میں ایک بات رہ گئی وہ یہ ہے) نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم مغفور خود اخبارات خریدتے اور انکے حوالے دیا کرتے تھے چنانچہ ترجمان وہابیہ صفحہ ۵ پر اخبار پانیر انگریزی کا کئی ایک جگہ تاریخوار حوالہ نواب صاحب نے دیا ہے پس اگر نواب صاحب خود اخبار نہ خریدتے تو یہ فائدہ انکو کہاں سے حاصل ہوتا اور کیونکر اپنے اس مدعا کو ثابت کرسکتے جسکے ثبوت میں انکو پیش کیا ہے - اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ نواب صاحب نے اخباروں کا خریدنا محض لہو ولعب کی نیت سے خریدنا منع لکھا ہے -

س نمبر ۳۳ - کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر کوری برتن میں صبح کیوقت تاڑی اتار کر تاڑ یا کھجور سے پیا جاوے تو اسمیں نشہ نہیں آتا - اس خیال سے اکثر لوگ پیتے بیچتے ہیں - تو اس طریقہ سے پینا جائز ہے یا نہیں ؟

س نمبر ۳۴ - زید کی بی بی زید سے پیچھے کسی شخص کے ساتھ نکل گئی اور برا فعل بھی کیا - اسکے بعد زید کو خبر ہوئی مگر زید نے کوئی التفات اپنی بی بی کیطرف نہیں کیا پھر دس بارہ مہینے کے بعد ہندہ زید کے پاس آئی تو برادری کے لوگوں نے دس بارہ فقیر کھلوا کر ہندہ کو زید کے یہاں رکھوا دیا اور زید نے بھی اسکو قبول کرلیا تو اس حالت میں ہندہ کا نکاح رہا یا نہیں اور ہندہ جو دوسرے کے یہاں چلی گئی تو اس وجہ سے ہندہ کا دین مہر زید پر واجب الادا ہے یا نہیں ؟

محمد علیجان موضع جو ہوا راگھو پور اسٹیشن ڈاکخانہ بہٹا ضلع پٹنہ

ج نمبر ۳۳ - ہمارے اس ملک میں تاڑی نہیں ہوتی اسلئے ہم اس کے متعلق یہ شہادت تو نہیں دے سکتے کہ کورے برتن میں نشہ دیتی ہے یا نہیں البتہ نشہ دار چیزیں حدیث شریف میں حرام آئی ہیں پس اگر وہ نشہ دیتی ہے تو حرام ہے

ج نمبر ۳۴ - زنا سے طلاق نہیں ہوتی - اور مہر ہندہ کا خاوند کے ذمہ پہلے سے ہوچکا ہے - ہاں اگر مسمات مذکورہ الگ ہونا چاہے تو کچھ دے دلا کر الگ ہو سکتی ہے لَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ یعنی جو کچھ تم (خاوندوں) نے عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کوئی چیز واپس نہ لو - ہاں اگر معلوم ہو کہ انکی باہمی ناموافقت ہی رہیگی تو عورت کچھ دیو دلا کر چھوٹ جائے تو گناہ نہیں -

س نمبر ۳۵ - چمڑہ بھینسے وچمڑہ گوکہ وچمڑہ بکری وچمڑہ بھیڑی ان چاروں جانوروں کا چمڑہ مرا ہوا خرید کرنا کیسا ہے یعنی سوکھا وگیلا خرید کرنا یا سوکھا خرید کرنا حلال ہے یا حرام اسکا جواب قرآن اور حدیث سے عنایت فرمائیں -

محمد عبد الغفور از پٹنہ

ج نمبر ۳۵ - حلال جانوروں کا چمڑہ ہر طرح سے خریدنا جائز ہے - گیلا ہو یا سوکھا ہو - کوئی منع نہیں -

س نمبر ۳۶ - ایک ہندو نے بیماری کی حالت میں ایک بکرا اپنے دیوتا کالی کے نام نشان لگا کر چھوڑ دیا اور دم وکان وغیرہ نہیں کاٹا تھا اس کے ایک سالی بکرے کو بکرے سے لیو جاتا تھا تو ایک مسلمان شخص نے قیمت دیکر خرید لیا تو اسکو ذبح کرکے کھانا اور قربانی کرنا شرعاً کیسا ہے ؟

س نمبر ۳۷ - ایک شخص کے پاس کرتا وعمامہ وٹوپی وغیرہ موجود ہے تو وہ ننگے نماز پڑھ سکتا ہے وپڑھا سکتا ہے - کہ نہیں ؟

س نمبر ۳۸ - تلاوت کا سجدہ ایک مرتبہ کرے یا دو سجدہ کرے -

س نمبر ۳۹ - بعد مرنے شوہر کے چند دنوں کے بعد اپنے ہاتھ جو چوڑیاں پہنے ہوتی ہے تو وہ توڑ ڈالتی ہے تو اسکا توڑنا شرعاً کیسا ہے -

س نمبر ۴۰ - نماز میں جب رکوع یا سجدہ میں جاوے تو پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ سات مرتبہ کہا اور دوسرے سجدہ یا رکوع میں اگر کمی یا زیادہ کہے تو کوئی مضائقہ تو نہیں ؟

س نمبر ۴۱ - جمعہ کے دن ایک مرتبہ اذان کہنا چاہئے یا دو مرتبہ -

محمد سلیمان خان از گرنٹ گوالیر تھانہ اندرہیاری ضلع گورکھپور

ج نمبر ۳۶ - جو بکرا ایک دفعہ نذر لغیر اللہ ہو چکا اسکا کھانا حرام ہے - خدا فرماتا ہے وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ یعنی جو چیز غیر اللہ کے نام پر بولی جائے وہ حرام ہے

ج نمبر ۳۷ - ننگے سر کی تو اتنی ممانعت نہیں آئی البتہ حدیث شریف میں یہ آیا ہے کہ مونڈھے ننگے نماز نہ پڑھا کرو پس اگر کسی کو اتنی وسعت ہو کہ کپڑا پہنے تو اسکو چاہئے کہ برہنہ نماز نہ پڑھے آیت قرآنی خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کی تفسیر لباس سے کیگئی ہے -

ج نمبر ۳۸ - تلاوت کا سجدہ ایک ہی ہے -

ahmadimuslim.de

ج نمبر ۳۹۔ خاوند کے مرنے پر چوڑیاں اور دیگر زیب و زینت کی چیزیں استعمال نہ کرنا چاہئے لیکن توڑنے سے نقصان کرنا بھی منع ہے اتار کر رکھ دیوے۔

ج نمبر ۴۰۔ کوئی مضائقہ نہیں علماء کہتے ہیں کہ پہلا سجدہ سے دوسرا چھوٹا ہو مگر کسی حدیث میں دوسرے کو لمبا کرنے کی ممانعت مجھے یاد نہیں۔

ج نمبر ۴۱۔ جمعہ کے روز دو مرتبہ اذان کہنی چاہئے ایک خطبہ کی، ایک خطبہ سے پہلے زوال کے وقت۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے ایسا ہی توارث چلا آیا ہے۔

س نمبر ۴۲۔ ایک عورت کو اسکے خاوند نے طلاق دیکر اپنے سے جدا کر دیا عورت مطلقہ عدت کے اندر [illegible] حاملہ ہوگئی اب وہ عورت بعد وضع حمل نکاح کر سکتی ہے یا جبتک اسکو وضع حمل کے بعد عدت یعنی تین حیض پورے نہ ہو لیں نکاح جائز نہیں جس طرح قرآن حدیث سے ثابت ہو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں ثبت فرما دیں۔ یہ واقعہ اس عورت سے ہے جسکا خاوند مر گیا ہو وہ حاملہ زنا سے ہو گئی وہ بغیر وضع حمل بعد گزرنے چار ماہ دس دن کے نکاح کر سکتی ہے یا اسکو بھی وضع حمل شرط ہے؟

ج نمبر ۴۲۔ بعد وضع حمل کے نکاح ہوگا۔ کیونکہ پہلی عدت بوجہ حمل کے مشتبہ ہوگئی ہے پس وضع حمل کے بعد کوئی عدت نہیں۔

س نمبر ۴۳۔ امام کے سامنے سے گزرنا منع ہے یا کہ مقتدیوں کے سامنے سے بھی۔

س نمبر ۴۴۔ یہ بات کہی جاتی ہے کہ آسمان سے جو پانی زمین پر برستا ہے تو اسکو ہر ایک فرشتے ایک ایک قطرہ لاکر کے زمین پر رکھ جاتے ہیں اور وہ فرشتے قیامت تک پھر پانی لیکر زمین پر نہیں آتے یا آتے [illegible]۔

س نمبر ۴۵۔ جو کپڑا کہ اس سے ہاتھ پاؤں بدن وغیرہ پونچھے جاتے ہیں وہ کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں بحالت موجود رہنے دوسرے کپڑوں کے۔

س نمبر ۴۶۔ جب بستی آباد تھی۔ لوگوں نے مسجد بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے خدا کی مرضی بستی ویران ہوگئی لوگ۔ زمین کو کھود آباد کر لیا۔ اور وہ مسجد جسکی قبضہ میں ہے آباد کر سکتا ہے یا نہیں یا قبضہ میں نہیں یوں ہی پڑا تھا۔ نہیں دار کے قبضہ یعنی اسکو خارج دیکر آباد کر سکتا ہے یا نہیں۔

محمد عبدالرحمن طالب علم مدرسہ دواری راجشاہی

س نمبر ۴۷۔ نابالغ لڑکی کا نکاح اسکو باپ کے بغیر اجازت اسکی ماں اور اسکے چچا نے ولی ہو کر نکاح پڑھوا دیا اور لڑکی کا باپ ناراض ہو کر اپنے کام پر باہر چلا گیا پس نکاح مذکور۔ یہ نکاح مطابق اللہ رسول کے حکم کے ہوا یا نہیں ہوا اور جس ملا یا قاضی نے یہ نکاح پڑھا اسکو پڑھنا درست تھا یا نہیں؟

ایک خریدار

ج نمبر ۴۳۔ اگر سترہ نہ ہو تو امام اور مقتدی دونوں کے سامنے سے گزرنا منع ہے اگر سترہ ہو تو کسی کے سامنے سے گزرنا بھی منع نہیں۔

ج نمبر ۴۴۔ یہ مضمون میں نے کسی آیت یا حدیث میں نہیں دیکھا۔

ج نمبر ۴۵۔ اگر پاک ہو تو درست ہو [illegible]۔

ج نمبر ۴۶۔ مسجد کی زمین وقف ہے۔ اسکی آبادی یہی ہے کہ جس کام کے لئے وہ وقف ہوئی ہے اس سے وہی کام لیا جائے یعنی عبادت کا کام اسکے سوا اور کوئی کام اسمیں جائز نہیں۔

ج نمبر ۴۷۔ بغیر اذن باپ کے نکاح صحیح نہیں۔ نکاح خوان ملا اور اہل مجلس سب گنہگار ہوئے اور نکاح مذکور نادرست ہے۔

س نمبر ۴۸۔ جب کوئی شخص السلام علیکم یا اہل القبور کہتا ہے تو اہل قبور اس سلام کو سنتے ہیں یا نہیں اگر سنتے ہیں تو اسکا جواب دیتے ہیں یا نہیں اور اگر نہ سنتے اور نہ جواب دیتے ہیں تو پھر ایسا کہنے سے کیا فائدہ مقصود ہے۔

س نمبر ۴۹۔ ایک شخص سید ہے لیکن اسکے اعمال برے ہیں تو کیا ہم اسے اہلبیت کہہ سکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں کہہ سکتے تو اسکی کیا وجہ ہے کیا نیکوں یا اعلیٰ خاندان کی اولاد کا صالح ہونا ضروری ہے؟

ج نمبر ۴۸۔ یہ سوال اکثر لوگ کیا کرتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ چونکہ قرآن شریف کی نص قطعی سے ثابت ہے کہ مردے نہیں سنتے۔ مردے کے لفظ پر شاید کوئی شبہ ہو تو اسکی تشریح بھی کر دیتا ہوں کہ مردے سے مراد وہ جسم بے روح ہے جو قبر میں رکھا جاتا ہے کیونکہ ایک مقام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا انک لا تسمع الموتیٰ یعنی تم مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو دوسری آیت میں فرمایا وما انت بمسمع من فی القبور یعنی تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں اس آیت سے معلوم ہوا جس مردے سے سننے کی نفی کی گئی ہے وہ جسم بے روح ہے جو قبر میں رکھا جاتا ہے اسی کو میت بھی کہتے ہیں (باقی جواب آئندہ)

تفسیر کبیر جلد ۱
جو لوگ مذہب اسلام کو خلاف عقل خیال ... ان پاک اصولوں ... پیدا ہوتے ہیں ان ... فخرالدین رازی کی تفسیر ... قرآن کریم کی جملہ ... فلسفہ اور سائنس ... آیات یا مسائل پر ... اعتراض کئے ہیں ... آیت پر وارد ہو سکے ... نہایت زبردست ... بطور سوال و جواب ... بعض مشکل اور ... ثبوت واجب الـ... حضرت محمد رسول ... ملائکہ و شیاطین ... سے ثبوت ناسخ ... حشر و نشر کا ... ثبوت ... زمین و آسمان ... وغیرہ کو بالکل ... سائنس کے ... صفحات ...
ملنے کا پتہ ... علم الدین ... اہلحدیث ...

انتخاب الاخبار

مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی اپنی کسی رشتہ دار کے لئے جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

افسوس اہلحدیث کے قدردان میاں شاہدین سوداگر ادویہ انگریزی امرتسری اس ہفتہ انتقال کر گئے مرحوم بڑے سادہ دل اہل توحید تھے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھیں۔

مدرسہ تعلیم القرآن لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ دسمبر کو ہوگا۔

اجمیر میں عنقریب بندوبست شروع ہونیوالا ہے۔ مسٹر لیٹن اجمیر کے افسر بندوبست مقرر کئے گئے۔

دربار آگرہ میں پولیس کے انتظام کی نگرانی پر مسٹر بریلی مقرر کئے جائنگے لفٹننٹ گورنر پنجاب مع لیڈی ریواز دربار آگرہ میں حضور والسرائے کے مہمان رہینگے۔

قیصری اسلامیہ یتیم خانہ آگرہ کی تعمیر کے چندہ میں بیگم صاحبہ بھوپال نے پانچسو روپے عطا کئے۔ (کیا کوئی یتیم خانہ اس نام کا ہے بھی یا محصل چندہ خود اپنی جائداد بنا رہا ہے اس کی تحقیق ہونی ضروری ہے۔)

لکھنؤ کے روزانہ اخبار "انڈین ڈیلی ٹیلیگراف" کو لکھنؤ کے مسلمانوں نے خرید لیا۔ یہ اخبار مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کریگا۔ مسٹر ایڈورڈ لانگ جو سابق میں اسی اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر اور بعد میں رنگون ٹائمز کے ایڈیٹر تھے اس اخبار کے ایڈیٹر مقرر ہو کر لکھنؤ آ گئے۔

امیر صاحب کے ہمراہ کلکتہ کے سفر میں ان کے ملک میں اعلیٰ حکام اور دو سو شاگرد پیشہ کے آدمی ہونگے۔

امیر صاحب ۳ ماہ حال کو بعزم سفر ہند کابل سے جلال آباد روانہ ہونیوالے تھے۔

امریکہ کے پریذیڈنٹ جاپان کے ساتھ دوستی رکھنے کو سب سے مقدم کام سمجھتے ہیں۔ امریکہ کی کانگریس کو انہوں نے اس بارہ میں مفید ہدایت کر دی ہے۔

مسلمانوں کا روزانہ انگریزی اخبار کلکتہ میں دو لاکھ روپے کے مشترکہ سرمایہ سے جاری کیا جائیگا۔

جاپان نے اپنی فوج کا از سر نو ایسا انتظام کر لیا ہے کہ لڑائی کے وقت میدان جنگ میں ۱/۲ ۱ لاکھ جاپانی فوج جمع ہو سکتی ہے۔

۷ نومبر کو افغانی ترکستان میں بھونچال کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا۔ اور جھٹکے ۵ منٹ تک رہے۔ اور تاشقرغان اور ہیبک میں پلے مکان گر گئے۔ کہتے ہیں جانوں کا بہت ہی نقصان ہوا۔

جرمنی میں سگ خوری روز بروز بڑھتی جاتی ہے چنانچہ ۱۹۰۵ء میں ۹۶۲۰ کتے ذبح ہوئے۔

طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ ولیعہد تبریز سے ایجنٹ بننے کے لئے بلایا گیا ہے۔ ایران کی پارلیمنٹ اور دربار کے گروہ کے درمیان سخت اختلاف ہے۔ اول الذکر اسبات پر زور دیتا ہے کہ قرض کا انتظام ملک ہی سے کیا جائے اور کسی غیر ملک کے مہاجنوں سے قومی قرضہ کا اہتمام نہ کیا جائے (یہ اختلاف خوش آئندہ ہے۔ مبارک ہو۔ بیداری کے آثار ہیں)

گورنمنٹ عثمانیہ بڑے شوق سے خواہاں ہے بلکہ اس نے اعلان بھی کر دیا ہے کہ حجاز ریلوے زیادہ سرعت سے تیار کی جائے۔ خاص تاکید کی گئی ہے کہ آئندہ سال کے ماہ ستمبر تک مدینہ منورہ تک جاری ہو جائے اور اس کے ساتھ تاکیدی احکام نافذ کئے گئے ہیں کہ تمام قلمرو عثمانیہ میں حجاز ریلوے فنڈ کے لئے چندے فراہم کئے جائیں۔ اس ریلوے کی تیاری پر بڑی بڑی امیدوں کا انحصار ہے۔ خدا مدد کرے۔

آل انڈین نیشنل کانگریس کے جلسہ کی تاریخیں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر قرار پائی ہیں۔

احاطہ بمبئی میں ایک یوروپین پر دوسرے یوروپین کو قتل کرنے کا مقدمہ چل رہا ہے۔

مسٹر دادابھائی نوروجی ولایت سے روانہ ہو چکے۔ لنڈن میں ان کا الوداعی جلسہ بہت دھوم کے ساتھ ہوا۔ سٹیشن پر ان کی گاڑی کا کمرہ مداحوں نے پھولوں سے بھر دیا۔

لنڈی کوتل اور پشاور کے درمیان پیغام رسانی بے تار کا جو تجربہ کیا گیا تھا اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔

مولوی محمد ابویحییٰ صاحب شاہجہانپوری سخت علیل ہیں۔ اور ناظرین اہلحدیث سے دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں۔

شاہ ایران مرض استسقاء سے انتقال کر گئے۔)

ahmadimuslim.de

رتیر بہدف دوائیں

برقی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال کرنے سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس کے اندر وہ گولیاں ہیں جو استعمال سے بدن میں خون بڑھتی اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت مع محصولڈاک عہ

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ادویہ جیسے فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ سے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں۔ جو حضرات جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا ان کی باہ کمزور ہو۔ وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت عہ

مومیائی

ابتدائی اصل وقت کی۔ ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری درد کمر وغیرہ کے واسطے اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھانے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مدت کے بعد پھر کھانے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی ہے جو کہ سوار حضرات کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

معجون مقوی دماغ

ان لوگوں کو جن کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو جاتا اور درد سر رہتا ہو اگر وہ ضعف ابصار کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

ممسک جریان

اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی پرمیتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی عہ

منجن

اس کے روزانہ استعمال سے دانت ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ اور دو تولہ ۲ آنے

نوٹ:۔ ان کے علاوہ ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مختلف مال

لنگی سادہ عہ سے ۔۔۔ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۲ سے ۔۔۔ تک فی عدد
،، زری ۔۔۔ سے ۵ تک ،،	،، زریں عہ ،، ،،
،، اوڑھنی کی عہ سے ۔۔۔ ،،	رومال ریشمی ۸ سے ۔۔۔ ،،
ازار بند سوتی ا سے ۔۔۔ ،،	کمبل دیسی ۔۔۔ ،،
،، ریشمی ۱۲ سے ۔۔۔ ،،	،، فوجی ۔۔۔ ،،
تہمان گبرون یا ریکھ سوتا ۔۔۔ ،،	لوئی سفید ۔۔۔ ،،
جوتا ساخت لدھیانہ ۔۔۔ ،،	،، رنگین طول ۱۲ گز عرض ۲ گز ۔۔۔ ،،
،، زریں ہوشیار پوری ۔۔۔	پٹی دیسی اونی ۱۲ سے ۱۴ تک فی جوڑہ
جراب ورستانہ اونی ۔۔۔ ،،	پٹی پشمینہ ۔۔۔ گز ۔۔۔ ،،
،، سوتی ۔۔۔ فیدرجن	سنج ۔۔۔ گز ۔۔۔ ،،
فوجی زین خاکی رنگ ۔۔۔ فی گز	چادر پشمینہ ۔۔۔ ،،
صافہ ململ شرق اودہ ۔۔۔ تک	بنیان و پاجامہ اونی ۔۔۔ ،،
،، خاکی ۔۔۔ ،،	،، سوتی ۔۔۔ ،،
رنگین لوئی ۔۔۔ گز طول ۲ گز عرض ۔۔۔	چوتہی ۔۔۔ ،،
دری بجوئے پلنگ ۔۔۔ ،،	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔

باقی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں کمربند سیڈل۔ زین پٹی جھالر سوتی و زری پنج اونی سنہری روپہلی وغیرہ۔ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ:۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ